بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۱ امان ۱۳۳۸ھش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کمر اور ٹانگ میں تا حال درد کی تکلیف ہے"۔

احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔

امین اللّٰھم امین

ربوہ ۲۰ مارچ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ایک ضروری کام کے سلسلہ میں کل رحیم یار خاں تشریف لے گئے ہیں۔

عراق میں شامیوں کے کاروبار پر پابندی

قاہرہ ۲۰ مارچ "الاخبار" کی اطلاع کے مطابق حکومت عراق نے عراق میں کاروبار کرنے والے سارے شامی تاجروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنا کاروبار بند کردیں۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ عراق میں شامی تاجروں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے۔

— قاہرہ ۲۰ مارچ ۔ حکومت عراق نے بغداد کے ۲۳ روزنامہ الحریت، الوطن اور العربی کو بند کرنے کا حکم دیا ہے

روس اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات مزید خراب ہوجانے کی توقع

موجودہ کشیدگی کا اثر اقتصادی تعاون پر بھی پڑے گا

قاہرہ ۲۰ مارچ ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارتی حلقوں نے اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے کہ صدر ناصر اور مسٹر خروشیف کے درمیان تلخ کلمات کے تبادلہ کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ اور روس کے تعلقات بتدریج خراب ہوتے جائیں گے۔ اور اس کا اثر لازمی طور پر ان کے اقتصادی تعاون پر پڑے گا۔ اس سلسلہ میں اگرچہ حکومت کے ارکان نے اتنی زیادہ مایوسی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ مگر قاہرہ کے سیاسی حلقوں کی متفقہ رائے ہے کہ آج کل قاہرہ اور ماسکو کے تعلقات اس وقت سے بھی زیادہ کشیدہ ہیں جب ماسکو کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس کے دوران میں مسٹر خروشیف نے صدر ناصر پر حملے کئے تھے۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ کے کمیونسٹوں کے خلاف سخت کارروائیاں کی گئی تھیں۔

سیاسی حلقوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ یہ کشیدگی فروری کے آخر میں شروع ہوئی تھی جب عرب ملکوں کے معاملات میں عدم مداخلت کے متعلق مسٹر خروشیف نے اپنی یقین دہانی پس پشت ڈال دی تھی۔ اور عراق میں جنرل قاسم کی حکومت کی علانیہ حمایت کی تھی۔

ملک کو مضبوط و خوشحال بنانے کی خاطر محنت و جانفشانی سے کام کرنے کی تلقین

صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان کی تقاریر

کراچی ۲۰ مارچ ۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ پاکستان کو مضبوط اور خوش حال بنانے کے لئے محنت و جانفشانی سے کام کریں اور اپنے اندر خلوص و حب الوطنی کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ نے کہا جن قوموں نے خلوص و دیانت ۔ حب الوطنی محنت و جانفشانی سے کام لیا ہے انہوں نے ہمیشہ ترقی کی ہے۔ اور عظمت کی رفعتوں سے ہمکنار ہوئی ہیں۔ اگر پاکستان کے لوگ اپنے اوصاف کو ترقی دیں تو پاکستان بھی عظمت و کمال کے اعلیٰ ترین زینہ تک پہنچ سکتا ہے

جنرل ایوب نے ساحل مکران کی ایک بندرگاہ جیونی میں لوگوں کی طرف سے پیش کئے گئے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ صدر مملکت کل ساحل مکران کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین اور بحریہ کے کمانڈر وائس ایڈمرل اے۔ آر خاں بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ مکران کے نواب۔ قلات کے کمشنر اور کئی دوسرے افسر بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوگا۔ اہالیان ربوہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر جلسہ میں شامل ہوں جلسہ کے اوقات میں تمام کاروبار بند رہیں گے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ علمائے سلسلہ حسب ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) ظہور حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئیاں (۲) نزول ابن مریم کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی حضورؑ کی زبان مبارک سے (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آفاقی و انفسی نشانات (۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عالمگیر امن و اتحاد کی بنیاد رکھی (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۷) احمدیت کی عالمگیر ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(صدر عمومی ربوہ)

اعلان

قاعدہ کی رو سے مجلس مشاورت کے لئے کسی مقامی جماعت کی طرف سے کوئی ایسا شخص نمائندہ نہیں ہوسکتا جو صدر انجمن احمدیہ کا کارکن ہو۔ لہذا مربیان اس کی پابندی کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اسلام دنیوی اور دینی دونوں معاملات میں زیادتی کو ناجائز قرار دیتا ہے

اپنے کاموں میں ہمیشہ عدل و انصاف کو ملحوظ رکھو اور گناہ اور بدی کے امور میں ہرگز تعاون نہ کرو

صرف یہ نہ دیکھو کہ تم کوئی ناجائز کام تو نہیں کر رہے بلکہ یہ بھی دیکھو کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ٹھوکر تو نہیں لگ رہی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب (مائدہ ع ۱)

اس کے بعد فرمایا:-

پچھلے جمعہ ایک دوست نے بتایا کہ آپ کی تلاوت تو بالکل اسی طرح تھی جس طرح

صحت کی حالت

میں قادیان میں ہوا کرتی تھی۔ صرف اتنی بات تھی۔ کہ آپ جلدی جلدی تلاوت کرتے تھے۔ اگر اس جلدی تلاوت کرنے کی عادت کو آپ روک لیں۔ تو پھر وہی حالت ہو جائے گی۔ جو قادیان میں تھی۔ لیکن شائد اس دوست کو پتہ نہیں۔ کہ یہی تو مجھے بیماری ہے جس قسم کی بیماری کا حملہ مجھے ہوا تھا۔ اس کا خاصہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان ہر کام جلدی جلدی کرتا ہے۔ چلتا ہے تو اس میں بھی جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ دروازہ سے مڑنے لگتا ہے تو اسے ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اس کا علاج یہ بتایا ہے۔ کہ جیپ پر چڑھ کر ایسی سڑکوں پر سفر کیا جائے۔ جو خراب ہوں۔ اور اس سے خوب جھٹکے لگیں اس سے اس مرض کو آرام آ جائے گا۔ لیکن تجربہ کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یہ علاج غلط ہے۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو اصل میں اس بیماری کا یہی خاصہ ہے۔ کہ اس میں ہر کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ دوسرے یہ بات بھی ہے کہ بیماری کی وجہ سے ڈر آتا ہے کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں۔ اس وجہ سے بھی جلدی کرنی پڑتی ہے۔

میری بیماری کے متعلق

ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ شائد سردی کم ہو تو اس میں افاقہ ہو جائے۔ جب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میری زبان پر چھالے پڑے تھے۔ تو ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ اندرونی حصہ جسم میں کسی جگہ زہر پیدا ہوا ہے جس کی وجہ سے زبان پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ اس وقت تو پتہ نہیں لگا۔ لیکن بعد میں میں نے عزیزم ڈاکٹر اعجاز الحق کو اپنا دانت دکھانے کے لئے لاہور سے بلایا تو ان کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ دانت میں ایک پرانی مرض ہوا کرتی تھی۔ کہ بجائے اوپر سوراخ ہونے کے پہلو میں سوراخ ہو کر عصبہ کا سرا باہر نکل آتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس دانت میں عصبہ کا وہی سرا ننگا ہو گیا ہے۔ مگر کہا کہ اس دانت کو نکالنے کا فیصلہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب آپ لاہور آئیں۔ اور وہاں دانت کا ایکسرے کرائیں۔ انہوں نے کہا میں کچھ علاج تو کر دیتا ہوں۔ مگر پورا علاج ابھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایکسرے میں بھی یہی نکلا کہ دانت کو نکالنا چاہیئے۔ تو اسے نکالنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے

ہر وقت بے چینی رہتی ہے

میں ہونٹوں کو ہلا بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جس جگہ پر دانت آتا ہے وہاں درد ہوتی ہے۔ دوسرے کھانے کی بھی بڑی دقت ہے۔ وہ کہتے ہیں دانت بڑی دیر میں بن سکیں گے۔ اور چونکہ یہی دانت ڈینچر کے لئے سہارے کا کام دیتا ہے۔ اس لئے اگر یہ سہارا نہ رہا۔ تو دانتوں سے چبانا بالکل ناممکن ہو جائے گا۔ میں نے احتیاطاً ابھی سے حریرہ وغیرہ کھانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ دانتوں سے چبانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ اور ارادہ ہے کہ کچھ دنوں تک طبیعت اچھی ہوئی تو ایک دن لاہور جا کر ایکسرے کراؤنگا اور اگر دانت نکلوانے کا فیصلہ ہوا۔ تو اسے نکلوا دوں گا۔ تاکہ روز روز کی تکلیف دور ہو جائے (بعد میں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے ایک اور احمدی دوست کے ساتھ جو ایکسرے کے ایکسپرٹ ہیں۔ معائنہ کیا اور فیصلہ کیا۔ کہ یہاں مسوڑھے میں ایک ذُبل پیدا ہو گیا ہے چنانچہ چیرا دیکر اس میں سے پیپ نکال دی گئی۔ اس کے بعد گو زخم مندمل ہو چکا ہے اور دماغ میں جو ٹھوڑے لگتے تھے۔ اس میں بھی کمی واقع ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی ہاتھ لگانے سے درد ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کچھ دنوں تک آرام آ جائے گا)

میں نے ابھی جو آیات پڑھی ہیں۔ ان میں اللہ تعالےٰ ہمیں

ایک بہت بڑا اخلاقی سبق

دیتا ہے۔ دنیا میں کئی قسم کی مخالفتیں ہوتی ہیں بعض مخالفتیں دنیاوی ہوتی ہیں اور بعض دینی ہوتی ہیں۔ دنیوی مخالفتوں کو تو انسان معاف بھی کر سکتا ہے لیکن دینی مخالفتوں میں بعض اوقات ضد آ جاتی ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم انہیں کیسے معاف کریں۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خلافت کا جھگڑا شروع ہوا۔ اور میں ابھی خلیفہ نہیں ہوا تھا۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحب کو میرے پاس بھیجا۔ کہ آپس میں صلح کر لی جائے۔ شیخ صاحب جذباتی قسم کے آدمی تھے جلدی متاثر ہو گئے۔ اور آ کر کہنے لگے میں بڑی خوشخبری لایا ہوں

خواجہ کمال الدین صاحب

کہتے ہیں صلح کر لی جائے۔ میں نے کہا شیخ صاحب ان سے پوچھنا تھا کہ میرا ان سے جھگڑا کیا ہے۔ میری کوئی جائداد تو انہوں نے نہیں دبائی ہوئی اگر جائداد کا سوال ہو تو میں ابھی ساری جائداد چھوڑتا ہوں۔ لیکن اگر دین کا سوال ہے تو میرا اسے چھوڑنے کا کیا حق ہے

یہ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے اور وہی اسے چھوڑ سکتا ہے۔ مَیں نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی۔ اور انہوں نے خواجہ صاحب کو بتا دیا۔ تو بعض دفعہ دنیا میں قوموں کے ساتھ دنیوی جھگڑے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دینی جھگڑے ہوتے ہیں۔ دینی جھگڑوں میں انسان بعض دفعہ ضد کرکے اڑ جاتا ہے کہ مَیں صلح نہیں کرتا۔ جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ وہ صلح نہ کرے اور اپنے عقیدہ پر قائم رہے تو یہ بڑی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ لیکن بعض دفعہ لوگ دینی باتوں کی وجہ سے غصہ میں آکر لڑ پڑتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ کسی یہودی سے کوئی معاملہ کر رہے تھے کہ اس نے باتوں باتوں میں کہہ دیا۔ مَیں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسے خدا تعالیٰ نے سب نبیوں کا سردار بنایا ہے کہ یہ بات اس طرح ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو غصہ آگیا کہ یہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دیتا ہے۔ اور آپ نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگا تو آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ اُس یہودی نے اگر اپنے عقیدہ کی وجہ سے یہ بات کہی تھی تو آپ کو اُسے تھپڑ مارنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ تو دینی معاملات میں بھی

اسلام نے زیادتی کو ناجائز قرار دیا ہے

اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے۔ لا یجرمنّکم شنآن قومٍ ان صدّوکم عن المسجد الحرام۔ کسی قوم کی اس وجہ سے دشمنی کہ اس نے تمہیں حج سے روکا ہے تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ چاہے کوئی دینی جھگڑا ہو دوسرے پر زیادتی کرنا بالکل ناجائز ہے۔ تم حق کا قانونی مطالبہ کرو لیکن تمہیں یہ اختیار نہیں کہ قانون کو ہاتھ میں لے لو۔ اور حد سے بڑھ جاؤ۔ پھر باقی مسلمانوں کو کہتا ہے کہ تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کئی دفعہ دینی معاملات میں ایسا ہوتا ہے کہ ساری قوم اکٹھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

بغداد کی تباہی کا موجب بھی یہی ہوا

کہ وہاں کا وزیر جس فرقہ کا تھا اس کی شہ پر اس فرقہ کے لوگوں نے دوسرے فرقہ کو تنگ کیا۔ اس پر پہلے فرقہ کے لوگ بھی اکٹھے ہوگئے اور دوسرے فرقے والے بھی اکٹھے ہوگئے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ ایک فرقہ کو یہ خیال گذرا کہ دوسرے فرقہ والے ہمارے مذہب کی ہتک کرتے ہیں اور دوسروں کو یہ خیال ہوا کہ پہلے فرقہ والے ہمارے مذہب کی ہتک کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وزیر نے ہلاکو خاں سے سازباز کی اور اس نے حملہ کرکے بادشاہ اور ولی عہد کو قتل کر دیا اور اٹھارہ لاکھ مسلمان ایک دن میں مار ڈالے۔ اس وقت لوگ کسی بزرگ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تباہی سے بچائے

اس بزرگ نے جواب دیا

مَیں تو پہلے بھی دُعا کرتا ہوں۔ لیکن ہر دفعہ جب دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ کے فرشتے مجھے آسمان پر یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ایّھا الکفار اقتلوا الفجار۔ اے کافرو یہ لوگ فاجر ہوگئے ہیں انہیں خوب مارو۔ اور جب خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ فاجر مسلمانوں کو قتل کیا جائے تو مَیں دُعا کیا کر سکتا ہوں۔ تو ۱۸ لاکھ مسلمان اس موقع پر قتل کئے گئے۔ بلکہ اس قتلِ عام کی بعض ایسی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ہلاکو خان کو بغداد پر فتح ایک وزیر کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ گو بعد میں ہلاکو خان نے اس وزیر کو بھی قتل کروا دیا۔ اور کہا جب تم نے اپنے بادشاہ سے غداری کی ہے تو تم میرے ساتھ کیوں نہیں کرو گے۔ اور اس طرح اس وزیر کو سزا تو مل گئی لیکن

اسلامی سلطنت تباہ ہوگئی

اور سات آٹھ سو سال تک اس کا نشان مٹا رہا۔ اب آکر بغداد میں دوبارہ اسلامی حکومت قائم ہوئی تھی مگر دو تین سال کے اندر اندر جنرل قاسم کے ذریعہ سے تباہ ہوگئی۔

تو دیکھو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مذہبی جوش میں آکر قوم کی قوم کھڑی ہو جاتی ہے اور کہتی ہے ہمارے مذہب کی ہتک ہوگئی۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر وہ جوش نیکی پر ہے تو تعاون کرو۔ اور اگر وہ محض کسی ضد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس سے عدم تعاون کرو۔ گویا تقویٰ اور نیکی کی باتوں پر تعاون کیا کرو گناہ اور بدی کی باتوں پر تعاون نہ کیا کرو۔ اگر دنیا اس پر عمل کرنے لگے تو تم خود ہی اندازہ لگا لو کہ کتنا امن ہو جائے۔

پہلی جنگ عظیم

اس بات پر ہوئی تھی کہ آسٹریا کا ولی عہد جا رہا تھا کہ سرویا کے لوگوں نے بم پھینک دیا۔ اور وہ مر گیا۔ اس پر جنگ شروع ہوگئی۔ جس میں انگریز بھی شامل ہوگئے۔ جرمن بھی شامل ہوگئے۔ حالانکہ جس علاقہ میں سے وہ گزر رہا تھا اور جن لوگوں نے اُسے مارا تھا حکومت اُن پر بڑا ظلم کر رہی تھی۔ تو یہ تعاون بظاہر تو علی البرّ والتقویٰ تھا لیکن بباطن علی الاثم والعدوان تھا۔ کیونکہ لوگوں نے اس ولی عہد کو حکومت کے ظلم کی وجہ سے مارا تھا۔

یہی دوسری جنگ عظیم میں ہوا

کہ ساری اتحادی قومیں ہٹلر پر پل پڑیں۔ بہانہ یہ بنایا کہ ہم پولینڈ کی مدد کرنے لگے ہیں۔ وہ پولینڈ کی کلی مدد تو نہ کر سکے۔ لیکن پولینڈ کی مدد کرتے کرتے انہوں نے جرمنی پر حملہ کر دیا۔ اور اب اس کا یہ خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے کہ اس کے بعد روس سے ایسا جھگڑا اُبھرا ہے کہ وہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اور روس دنیا کے ہر ملک میں فساد ڈلوا رہا ہے۔ امریکہ کو پہلے طاقت کا بڑا دعویٰ تھا لیکن وہ بھی اب کمزور ہوگیا ہے۔ ظاہر میں تو وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں ہر مخالف کا مقابلہ کروں گا لیکن عملی طور پر اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ دراصل روس نے جو راکٹ پھینکے ہیں ان کا اتنا رعب پڑ گیا ہے کہ امریکہ جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت سمجھتا تھا اپنے آپ کو سیکنڈ گریٹ سمجھنے لگ گیا ہے۔ مگر

اصل طاقت خدا تعالیٰ ہی کی ہے

چاہے روس ہو یا امریکہ اس کے مقابلہ میں جو طاقت بھی آئے گی تباہ ہو جائیگی

ہاں کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ وہ آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔ دیکھو بچہ بھی ایک دن میں پیدا نہیں ہو جاتا۔ وہ بھی نو ماہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح

اللہ تعالیٰ کے فیصلے آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں لیکن جب بھی وہ ظاہر ہوں گے حق ہی ظاہر ہوگا! اور جب تک وہ ظاہر نہیں ہوتے اس وقت تک انسان کو انتظار کرنا پڑیگا۔ اور سمجھنا ہوگا کہ اللہ کا جو فیصلہ ہوگا وہی اچھا ہوگا۔ پس ہم کو اپنے کاموں میں

ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیئے

چاہے دینی معاملہ ہی ہو ہمیں اپنے مخالف سے سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ایسا جوش ظاہر نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ طیش میں آکر اور گمراہ ہو جائے۔ اگر کوئی شخص ہماری غلطی کی وجہ سے طیش میں آتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے تو اس کا گناہ ہمیں بھی ہوگا۔ حضرت مسیح ناصریؑ نے کہا ہے۔ کہ وہ شخص جس کی وجہ سے کسی انسان کو ٹھوکر لگتی ہے وہ بھی بدقسمت ہے۔ پس

تم صرف یہ نہ دیکھو

کہ تم کوئی ناجائز کام نہیں کر رہے بلکہ یہ بھی دیکھو کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ کیونکہ اگر تمہارے کسی فعل کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر لگتی ہے تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگے۔

مشرقی پاکستان کی مقامی جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

آئندہ سہ سالہ انتخاب جلد بھجوانے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے مقامی جماعتوں کے نام ایک ماہ سے زائد عرصہ سے تاکیدی اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ جہاں مغربی پاکستان کی مقامی جماعتیں انتخابات بھجوا رہی ہیں۔ اگرچہ اس کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں مگر مشرقی پاکستان کی کسی مقامی جماعت کی طرف سے ابھی تک انتخاب کی اطلاع نہیں آئی۔ حالانکہ پاکستان کے اس حصہ (مشرقی) کی مقامی جماعتوں کے بھی انتخابات ہو کر نظارت ہذا میں رپورٹ آنی چاہیئے۔ ان جماعتوں کے مقامی عہدیداران توجہ فرمائیں۔ نیز امیر صاحب مشرقی پاکستان بھی فوری توجہ فرمائیں۔ اور جماعتوں کو انتخابات جلد از جلد بھجوانے کی تاکید فرمائیں۔ سب جماعتوں کے انتخابات ۳۱-۳-۵۹ تک بالضرور نظارت ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ مربیانِ سلسلہ و انسپکٹران بیت المال بھی جس جس جماعت میں جائیں وہاں کی جماعت کے عہدیداران کا انتخاب حسب قواعد کرا کر مرکز (یعنی نظارت ہذا) میں بھجوا دیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے صدہا نشانات میں سے دو تین نشان ایسے ذکر کرتا ہوں جو خود حضورؑ نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔

(۱) پاکیزہ زندگی

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"دوسری خوبی جو شرط کے طور پر مامورین کے لئے ضروری ہے وہ نیک چال چلن ہے۔ کیونکہ بد چال چلن سے بھی دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ خوبی بھی بدیہی طور پر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنی ان کفار کو کہدے کہ اس سے پہلے میں نے ایک عمر تم میں ہی بسر کی ہے پس کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کس درجہ کا امین اور راستباز ہوں اب دیکھو کہ یہ دونوں صفتیں جو مرتبہ نبوت اور ماموریت کے لئے ضروری ہیں یعنی بزرگ خاندان میں سے ہونا اور اپنی ذات میں امین اور راستباز اور خدا ترس اور نیک چال چلن ہونا قرآن کریم نے آنحضرت صلعم کی نسبت کمال درجہ پر ثابت کی ہیں اور آپ کے اعلیٰ چال چلن اور اعلیٰ خاندان پر خود گواہی دی ہے اور اس جگہ میں اس شکریہ کے ادا کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنی وحی کے ذریعہ سے کفار کو ملزم کیا۔ ۔ ۔ ۔ اسی طور سے خدا تعالےٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۲ میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گذر گئے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔

یعنی ان مخالفوں کو کہدے کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افتراء اور دروغ کا نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا۔ اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے رب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا۔"

(تریاق القلوب بار دوم ص۱۵۷ و ۱۵۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے؟ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقوےٰ پر قائم رکھا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۲)

پس تمام وہ باتیں جو مامورین اور انبیاء کی صداقت کے لئے ان کی زندگی میں پائی جانی ضروری ہیں۔ آپ میں علی الوجہ الاتم پائی گئیں آپ نے اپنی قوم میں زندگی بسر کی۔ پھر ایک سال نہیں دو سال نہیں۔ بلکہ چالیس برس کا عرصہ ان میں گذارا۔ پھر یہی نہیں کہ آپ کے حالات سے کوئی واقف نہ ہو۔ بلکہ آپ کی زندگی پر لوگوں کی نظر پڑتی تھی اور لوگ آپ کے وجود سے امیدیں باندھے ہوئے تھے اور بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ سہ

ہم غریبوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اور چاروں طرف سے انت فینا مرجوا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ پھر آپ کی زندگی بھی پاک اور مطہر تھی۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے صاف لکھا تھا کہ مؤلف براہین احمدیہ

"اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ ص۱۶۹)

پس جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا متصف بصفات مذکورہ ہونا بروئے قرآن مجید آپ کی صداقت کی دلیل تھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور اسی دلیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی انجیل میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔"

(یوحنا باب ۸ آیت ۴۶)

۲۔ حفاظت الٰہی

اللہ تعالےٰ نے آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل میں اپنے اس قانون کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مفتری علی اللہ بغیر سزا نہیں چھوڑا جاتا بلکہ ہلاک اور تباہ و برباد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عقائد کی کتب عقائد نسفی اور نبراس وغیرہ میں بالصراحت لکھا ہے۔ کہ مفتری علی اللہ کو تئیس برس تک کبھی مہلت نہیں دی جاتی اور وہ قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس کا سلسلہ آگے نہیں چلتا۔

اور جیسے علمائے متقدمین نے اسکو صداقت کی دلیل ٹھہرایا ہے۔ ویسے ہی زمانہ حال کے علماء نے بھی۔ مثلاً مولوی رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکیؒ نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں اور مولوی آل حسن مرحوم نے اپنی کتاب استفسار میں۔ اور اسی طرح حکیم شاہ محمد حسن صاحب امروہی لنظام چشتی حنفی نے غایۃ البرھان ص۲۲ میں لکھا ہے:۔

"ہر ایک آیت قرآنی کا یہ اعجاز ہے کہ بعد نزول قرآن کے جو اس کے برابر تنزیل کے دعوے سے کوئی لادے اس کی نبوت برعکس ہو اور وہ مارا جاوے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چنانچہ تئیس آدمیوں کے قریب بدستور مرقومہ مارے گئے"

اور مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر ثنائی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:۔

"اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کر کہے گا نہیں سنے گا تو میں اس سے حساب لوں گا۔ لیکن وہ جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کا میں نے حکم نہیں دیا۔ اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا۔

یہ جلی عبارت (۱) نمبر طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین ہیں یہ بھی ہے کہ مفتری علی اللہ مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ خدا نے جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود دنیا میں غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں دے سکتے۔"

پھر ص۱۶ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں

"جو کوئی زہر کھائے گا۔ ضرور مریگا اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر تو نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعوےٰ نبوت کا جھوٹا مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی یہ زہر کھائے گا۔ ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا۔ کہ زہر کھانے والا بچ رہے"۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قریباً چالیس برس تک ملہم من اللہ ہونے کا دعوےٰ رہا۔ اور دعوےٰ الہام کے بعد آپ کو تئیس برس سے زیادہ مہلت ملی اور اللہ تعالےٰ نے ہر مقام پر آپ کی حفاظت فرمائی اور فرمایا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی۔ واللہ یعصمک من الناس اور اگرچہ لوگ تجھے بچانا نہ چاہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے ہاتھوں سے بچائے گا۔ اور تجھے کوئی قتل نہ کر سکے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ام

"یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس نے منجملہ اور نشانوں کے یہ نشان بھی میرے لئے دکھایا کہ میرے وحی اللہ پانے کے دن سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دنوں سے برابر کئے۔ جب سے کہ دنیا شروع ہوئی ایک نشان بھی بطور نظیر نہیں ملے گا۔ جس نے ہمارے سردار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح تیئیس برس پائے ہوں اور پھر وحی اللہ کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ یہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص عزت دی ہے جو ان کے زمانہ نبوت کو بھی سچائی کا معیار ٹھہرایا ہے۔ پس اے مومنو! اگر تم ایک شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعوے تیئیس برس کا عرصہ گذر گیا۔ اور متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعوےٰ کرتا رہا اور وہ دعویٰ اس کی شائع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا تو یقیناً سمجھو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وحی اللہ پانے کی مدت اس شخص کو ملے۔ جس شخص کو خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ جھوٹا ہے ہاں اس بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ درحقیقت اس شخص نے وحی اللہ پانے کے دعویٰ میں تیئیس برس کی مدت حاصل کر لی۔ اور اس مدت میں اخیر تک کبھی خاموش نہیں رہا۔ اور نہ اس دعویٰ سے دستبردار ہوا۔ سو اب میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئیس برس کی مدت دی گئی ہے۔ اور تیئیس برس تک برابر سلسلہ نبوت کا جاری رکھا گیا ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۴۲)

(۳) اپنی صداقت پر کامل یقین

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قل یاایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للّٰہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللّٰہ علیم بالظٰلمین

(الجمعہ)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کا مقرب اور محبوب ہونے کے جھوٹے مدعی ہوتے ہیں وہ اپنے لئے موت کی آرزو نہیں کیا کرتے اور نہ اپنے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال و افعال سے خوب واقف ہوتے ہیں۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے لئے بد دعا کی۔ فرماتے ہیں ؎

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
ایکہ میداری تو بر دلہا نظر
ایکہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمتہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضل خود برار
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تبہ کن کار من
ور مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی
در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
بامن از روئے محبت کار کن
اندکے افشاء اسرار کن

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱)

اس بد دعا کے بعد کیا خدا تعالےٰ نے آپ کو تباہ کر دیا۔ اور دشمن ہو کر آپ کے کاروبار اور سلسلہ کو نیست و نابود کر دیا؟ نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعوت کو اپنے وعدہ کے موافق زمین کے کناروں تک پہنچایا اور آج امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ اور انڈونیشیا اور جزائر میں بکثرت ایسے وجود پائے جاتے ہیں جو آپ کے نام پر جان دینے کے لئے تیار ہیں جو لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی بہ بانگ بلند شہادت دیتے ہیں اور آپ پر درود بھیجتے ہیں۔

پس سوچو تو سہی کیوں خدا تعالےٰ ایک کاذب کا یار و مددگار ہوا اور اپنے دوستوں اور احباب کا دشمن بنا۔ آخر سوچو تو سہی کہ اس میں کیا راز ہے۔ کیا کاذبوں سے خدا تعالےٰ کا یہی سلوک ہوا کرتا ہے؟ یقیناً یاد رکھو کہ آنے والا مسیح موعود آچکا۔ اب کسی اور کا انتظار بے سود ہے۔ مبارک ہیں وہ جو سچائی کے کھل جانے پر اسے قبول کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کے وارث ہوتے ہیں۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

درخواست دعا

میرے والد محترم احمد دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

عبدالہادی ناصر جامعہ احمدیہ

رمضان المبارک کے فضائل

(از مکرم مولوی نصیر احمد خانصاحب مولوی فاضل جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۴)

اس کے علاوہ نماز تہجد کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس عبادت سے انسان کی روحانیت کامل ہو جاتی ہے اور وہ جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے پرہیز کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن مجید میں نماز تہجد کی اس فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔ جیسے فرمایا:

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا (سورۃ المزمل)

یعنی رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے۔ اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ (تفسیر صغیر)

جھوٹ کو کبائر گناہ میں شمار کیا گیا ہے (بخاری) اور یہ ایک ایسی لعنت ہے جو روزہ کے ثواب کو بھی خاک میں ملا دیتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالےٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے یعنی ایک جھوٹ بولنے والا شخص روزہ نہیں رکھ رہا ہوتا بلکہ وہ تو فاقہ کشی کر رہا ہوتا ہے اور اسے روزہ کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔ (بخاری)

اس لئے کس قدر پُر فضیلت اور مبارک ہے نماز تہجد کہ جس کے ذریعہ سے انسان جھوٹ جیسی لعنتی چیز سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے اور اپنے روزہ کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ پھر اگر کوئی سعید الفطرت انسان تہجد کی عادت کو پختہ کر لے تو اس کی برکات و فیوض اس انسان کی موت بلکہ بعد تک اس کے شامل حال رہتے ہیں۔ پس یہ رمضان المبارک کی ہی برکت ہے کہ جس کی بدولت ہم نماز تہجد جیسی بے اندازہ دولت کو اپنے گھر میں سمیٹ لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس نماز کو باقاعدہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ایک فضیلت رمضان المبارک کی یہ ہے کہ ہمارے آقا سرور کائنات سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص صرف ایک روزہ بھی خلوص نیت اور محض اپنے اللہ تعالےٰ کی خاطر رکھے گا۔ تو خدا تعالےٰ جہنم کو اس سے ستر سال کے فاصلہ پر ڈال دے گا۔

(بخاری)

اگر ایک روزہ سے جو خالصتاً للّٰہ رکھا جائے۔ اس کی وجہ سے جہنم ستر سال کی دوری پر جا پڑتا ہے۔ تو آپ حساب لگائیں کہ جو شخص سارا رمضان المبارک خالصۃً للّٰہ اور پورے ذوق و شوق اور زہد و تقویٰ اور عبادت اور تہجد سے گذارے گا تو اس کے لئے کیا جہنم کا وجود یا ڈر یا خوف وغیرہ کا کچھ بقیہ رہ جاتا ہے۔ یہ ستر سال کی دوری تو محاورہ زبان کے طور پر بیان فرمائی ہے۔ ورنہ فی الحقیقت اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جہنم سے نجات ہی مل جاتی ہے اسی لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور موقعہ پر اس بات کو نہایت آسان اور واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ الصیام لی وانا اجزی بہ کہ خالص روزہ تو میرے ہی لئے ہے اور اس کا اجر میں خود ہوں۔ اس لئے جس کو خود اللہ تعالےٰ ہی اجر کے طور پر مل گیا تو پھر بھلا اسے دوزخ و جہنم سے کیا نسبت۔

ایک عظیم الشان برکت رمضان المبارک کی یہ ہے کہ اس مہینہ میں روزہ کی قیود و شرائط پر پابندی اختیار کرنے سے انفرادی طور پر اور قومی طور پر بھی اعلیٰ اخلاق ترقی کرتے ہیں۔ انسان کے اندر قوت ضبط۔ شدائد پر تحمل۔ وقت کی پابندی۔ وفاداری اور عہد کو نبھانا اور عفت و عصمت اور انکساری و عاجزی۔ اطاعت۔ شجاعت و سخاوت و دلیری کی خوبیاں جڑ پکڑتی اور پورے مہینے کی مشق سے مضبوط ہو جاتی ہیں۔

اور ساتھ ہی ساتھ یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی اعلیٰ فوجی مشق کا کام دیتا ہے۔ فوجی ٹریننگ کا جو بہترین دستور رمضان المبارک کے مہینہ میں پایا جاتا ہے اس کی نظیر دنیا کے بڑے سے بڑے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی نہیں ملتی۔ رمضان کے جس مضبوط ڈسپلن میں مسلمانوں کو پورا مہینہ پابند کیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی فوجی لحاظ سے ایسی شاندار تربیت ہو جاتی ہے کہ دنیا کا کوئی فوجی اصول اس اسلامی فوجی تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس فوج کا ایک ایک سپاہی سینکڑوں ہزاروں پر بھاری ہو جاتا ہے۔ دنیا اس کا نظارہ دیکھ چکی ہے ؎

لازمی چندوں کے متعلق احباب سے ایک ضروری گذارش

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اسلام کی تعلیم کا لب لباب اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں۔ جو یقیمون الصلوٰۃ و ممّا رزقنھم ینفقون۔ یعنی ایک طرف وہ اللہ تعالےٰ سے اپنا پیوند مضبوط کرنے کے لئے نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں اور دعا اور عبادت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو پانے کی جستجو میں لگے رہتے ہیں۔ تو دوسری طرف قومی ترقی اور جماعتی استحکام کے لئے اپنے مالوں سے بے دریغ خرچ کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا کہ یہ کامیاب و کامران ہونے والے لوگ ہیں۔ گویا جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے مالی قربانی کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع سے ہی چندہ کو لازمی قرار دیتے ہوئے یہاں تک فرمایا۔ "اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا۔ تو سلسلہ بیعت سے اسکا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی۔ اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا"۔

چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ یہ وہ چندے ہیں۔ جن پر صدر انجمن احمدیہ کے مالی نظام کی بنیاد ہے۔ گویا یہ چندے سلسلہ کے مالی نظام کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر ہیں۔ پس ان سے غفلت برتنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنی کامیابی اور ترقی کے راستوں کو بند کرنا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ختم ہونے کے قریب ہے۔ اور صرف ڈیڑھ ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ پہلے سالوں کی نسبت اس سال تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں زیادہ کمی ہے۔ پس میں تمام سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے فوراً مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ اور جلد تر اس کمی کو پورا کر دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

صرف چند روز رہ گئے

الفضل کے ذریعہ احباب کو علم ہو چکا ہے کہ پچیس ماہِ رمضان تک وقف جدید کا چندہ بیباق کر دینے والے دوستوں کے نام رمضان کی آخری دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں برائے دعا پیش کئے جاویں گے۔ اس دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے اب صرف چند روز رہ گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد اپنے وعدے ادا فرما کر اس فہرست میں اپنا نام لکھوائیں۔

سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ جسقدر رقوم بھجوائیں۔ انکی انفرادی تفصیل سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (انچارج دفتر وقف جدید)

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا سالانہ انتخاب

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا سالانہ انتخاب مورخہ ۲۷ مارچ بروز جمعہ دار الذکر میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ تمام ممبران سے گذارش ہے کہ اس انتخاب میں حصہ لیں۔

(سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کچھ دنوں سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہے۔ احباب سے صحت کیلئے دعا کی استدعا ہے۔

(صوبیدار مرزا غلام حسین ڈیری سیداں دوالمیال ضلع جہلم)

۲۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

۳۔ میرے والد صاحب تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ (ٹھیکیدار شریف احمد لاہور)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں احباب اپنے تزکیۂ نفس اور ترقی ایمان کے لئے بہت سی عبادات بجالاتے ہیں۔ ان میں سے ایک فطرانہ ہے۔ یعنی صدقہ فطر جس کی ادائیگی نماز عید سے پہلے ہر مومن مرد اور عورت پر واجب ہے۔ حتّٰی کہ نوزائیدہ بچہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے والدین فطرانہ ادا کریں۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ نصف شرح پر ادائیگی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اس لئے مروّجہ بھاؤ کے لحاظ سے فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کسی جگہ گندم کے نرخ میں کمی بیشی ہو۔ تو مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

۲۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ فطرانہ کی کل وصول شدہ رقم کا دسواں حصہ براہ راست محترم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ربوہ کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ اگر کسی جماعت میں کوئی فرد فطرانہ کا مستحق نہ ہو۔ یا مستحق احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ جاوے۔ تو وہ چندہ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جاوے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ شروع ماہ رمضان میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جاوے۔ تا عید سے پہلے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے۔ اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جاویں۔ اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ فطرانہ میں سے کوئی رقم آئندہ کسی غرض پر خرچ کرنے کے لئے ریزرو رکھ لی جاوے۔ تمام رقم جو مستحقین میں تقسیم ہونے سے بچ جائے۔ وہ فوری طور پر نظارت بیت المال کو بھجوا دینی چاہیئے۔

(۳) عید فنڈ کے متعلق گذشتہ سال بھی وضاحت سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ یہ لازمی مرکزی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں پس تمام عہدیداروں کا فرض ہے کہ یہ رقم تمام و کمال جمع ہوتے ہی مرکز میں ارسال فرما دیں۔ والسلام

ناظر بیت المال — ربوہ

انصار اللہ — توجہ فرماویں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:— "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے۔ اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں۔ اور ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ . . . . اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم"۔

نیز نماز باجماعت کے متعلق فرمایا!۔

صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ۔

یعنی نماز باجماعت درجہ میں دوسری نماز سے ستائیس گنا بڑھ کر ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں انصار اللہ حضرات کا خاص طور پر فرض ہے کہ وہ خود بھی نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ اور دوسروں سے بھی نماز باجماعت کی پابندی کروائیں اور اپنے اپنے حلقہ میں اس کی باقاعدہ نگرانی فرما دیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

اقوامِ متحدہ اور ایٹمی طاقت کی تسخیر

ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے فروغ دینا ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس سے ساری دنیا کی ضرورتیں وابستہ ہیں۔ اور ساری دنیا کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اسی جذبہ کے تحت ادارۂ اقوام متحدہ کے "پر امن ایٹم کے پروگرام" کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ پہلے ایٹم کا توڑا جانا انسان کے لئے ایک خطرے اور خوف کی علامت تھا۔ چونکہ ایٹم تباہی پھیلانے کی بھی ایک غیر محدود طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اس سے قوموں اور ملکوں کے درمیان تعلقات میں تشکوک و شبہات پیدا ہوئے۔ اور ان کے درمیان خلیجیں حائل ہوگئیں ایٹم اب بھی بڑی حد تک ایک خطرہ ہے لیکن اب اس کے ایک متبادل استعمال میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اس طرح ایک وسیع صنعتی انقلاب رونما ہو رہا ہے اور اس کے اثرات ایٹم کے تباہ کن اثرات کی بہ نسبت زیادہ دور رس ہیں ایٹم کے پُر امن استعمال کی تحریک صدر آئزن ہاور کے اس خطبے سے ہوئی جو انہوں نے ادارۂ اقوام متحدہ کی مجلس عام میں دسمبر ۱۹۵۳ء میں پڑھا تھا۔ ایک مؤثر تقریر میں انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ صرف یہ کافی نہیں ہے۔ کہ "فوجوں سے ایٹمی ہتھیار واپس لے لئے جائیں بلکہ ان ہتھیاروں کو ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دے دینا چاہیئے۔ جو انہیں ہتھیاروں کی حیثیت سے ختم کر دیں۔ اور ان کی ایٹمی طاقت امن کے کاموں کے لئے استعمال کریں۔ تاکہ عظیم ترین تباہ کن طاقت تمام بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ایک نعمت بن جائے۔"

قبل اس کے کہ ہم یہ سمجھ سکیں کہ ایٹم سے پُر امن کام کس طرح لئے جا سکتے ہیں۔ ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ ایسا کیوں کیا جائے؟ ایٹمی قوت کی بدولت غذا، مشینیں چلانے کی طاقت کی فراہمی، طب اور زراعت کے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں اور یہ وہ مسئلے ہیں۔ جن سے آج بہت سی نئی قومیں دوچار ہیں۔ دُنیا کے بہت سے علاقوں میں غذا کی مناسب مقدار میں فراہمی آج ایک نہایت اہم مسئلہ ہے جو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اور نازک ہوتا جائے گا اسی طرح ایندھن کے وسائل دنیا میں کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر مختلف مروجہ ایندھنوں (کوئلہ تیل اور آبی قوت) پر ہی تکیہ کیا جاسکے تو اس صدی کے ختم تک تمام صنعتیں اور دیگر کام چلانے کے لئے جس قدر قوت درکار ہوگی۔ اس میں ایک تہائی یا نصف کی کمی محسوس ہونے لگے گی۔ ویسے یہ اب بھی ایک ضروری مسئلہ ہے اور زیادہ عرصہ گذرنے سے پہلے یہ طے کرنا ضروری ہوگا کہ مروجہ ایندھنوں کی بجائے دنیا کی مشینیں چلانے کی طاقت فراہم کرتے ہیں آیا ایٹمی ایندھن اتنے خرچ پر فراہم ہو سکتا ہے کہ اس کا استعمال نفع بخش ثابت ہو۔ اور یہ کہ اسے کتنے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بعض خصوصی کام ایٹمی طاقت ہی کی مدد سے کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً خشک اور بنجر علاقوں کو ترقی دینا سمندری پانی سے کم خرچ پر میٹھا پانی تیار کرنا، کان کنی اور صنعتوں کے ایسے علاقوں کو مشینیں چلانے کی طاقت بہم پہنچانا جو مروجہ ایندھنوں کے ذرائع سے دور واقع ہوں یا سمنٹ اور لکڑی کے گودے سے کاغذ بنانے کی صنعتوں کے لئے بلند درجہ حرارت پیدا کرنا۔ اس کے علاوہ اشعاع اور تابکار ہمجاؤں سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان ہمجاؤں کی وجہ سے طب، فنون صنعت اور زراعت میں ترقی کے امکانات اب تک وسیع ہو چکے ہیں۔

اس قسم کے مسائل ایٹمی طاقت کے ذریعے حل ہو سکتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کا پُر امن ایٹم کا پروگرام بڑا اہم حصہ لے رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت جس کا آغاز صدر آئزن ہاور کی ۱۹۵۳ء والی تقریر کی بناء پر ہوا، مختلف ملکوں میں مفید سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔ مجلس عام کے نویں سالانہ اجلاس میں اقوام متحدہ نے بہ اتفاق آراء اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ "ایٹمی طاقت کے ایسے استعمال کو ترقی دی جائے جس کی بناء پر بنی نوع انسان کی پُر امن ضرورتیں ہی پوری ہوں"۔ چنانچہ ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کے فوری انتظامات کئے گئے تاکہ ایٹمی طاقت کو پر امن استعمال کے لئے ترقی دینے کے واسطے عالمی پیمانے پر کوشش کی جائے ساتھ ہی یہ فیصلہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ انسانی تاریخ میں پہلی بین الاقوامی سائنسی کانفرنس کا انتظام اور اس کا انعقاد کرے۔ تاکہ ایٹم کے پُر امن استعمال سے متعلق معلومات کا تبادلہ کیا جائے مجلس عام کے دسویں سالانہ اجلاس ۱۹۵۵ء میں ایک ایسا بین الاقوامی انتظام کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کی مدد سے بنی نوع انسان کو اشعاع کے خطرات سے بچایا جائے۔ یہ اشعاع ایٹمی طاقت کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ خواہ وہ پر امن کاموں کے لئے یا فوجی مقاصد کے لئے۔

(۲) اس سلسلے میں جو جدید ترین عالمی تنظیم وجود میں آئی ہے وہ ایٹمی طاقت کی بین الاقوامی ایجنسی ہے جو ۱۹۵۷ء کے موسم گرما میں قائم کی گئی۔ اس ایجنسی کا مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا میں خوشحالی۔ صحت اور امن کے قیام واستحکام میں ایٹمی طاقت کا روز افزوں استعمال کیا جائے۔ اور یہ طاقت مذکورہ امور میں روز بروز زیادہ ممد و معاون ثابت ہو۔

. . . .

اس نئی تنظیم کو وجود میں لانے کی کوششوں میں ریاستہائے متحدہ نے سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس تنظیم سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ اور یہ بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے عظیم خدمات انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس ایجنسی کے پہلے ڈائریکٹر جنرل امریکہ کے مسٹر اسٹرلنگ کول ہیں جو امریکی کانگرس میں نیویارک کے نمائندے بھی ہیں۔

اس طرح ایٹمی عہد کے آغاز پر دنیا کی قومیں ادارۂ اقوام متحدہ کے توسط سے کام کرتی ہوئی نہ صرف ایٹم کی عظیم طاقت کو ترقی دے رہی ہیں۔ اور اس سے ایسے کام لے رہی ہیں جن سے بنی نوع انسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو بلکہ یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ اس طاقت کے استعمال اور اس کو ترقی دینے میں جو ممکنہ خطرات ہوں ان سے انسان کو محفوظ بھی رکھا جائے۔

سرکاری افسروں کو سادہ زندگی کی تلقین

"صوبائی حکومت کی جانب سے تمام سرکاری شعبوں کے سربراہوں کے نام ایک مراسلہ اس ہفتے بھیجا گیا ہے۔ اس میں بعض گزیٹڈ افسروں کی مسرفانہ زندگی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ہدایت کی گئی ہے کہ محکموں کے نگران اپنے ماتحت افسروں کو سادہ طرز حیات اپنانے کے لئے آمادہ کریں مراسلہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"حکومت کو متعدد سول افسروں کے بارے میں یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ان کا معیار زیست بہت اونچا ہے اور اس امر کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ان افسروں میں ایک دوسرے سے سبقت لے کر زیادہ مسرفانہ زندگی بسر کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ سماجی طور پر بہت بلند حیثیت کے حامل رہن سہن کا تقاضا ہے کہ اس کے گھریلو اخراجات میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ اور ان اضافی انتظامات کو پورا کرنے کے لئے ناجائز وسائل اختیار کرنے کی ترغیب ہوتی ہے اور یہی حالات رشوت قبول کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ حکومت کی منشا یہ نہیں ہے کہ وہ افسروں کی ذاتی زندگی کے معاملات پر کوئی پابندی روا رکھے۔ لیکن ہر اس افسر کے متعلق، ماتحت عملہ اور عوام کا اعتماد مجروح ہوتا ہے جو اپنی آمدنی کے مقابلے میں زیادہ روپیہ اپنی ضروریات پر صرف کرے اور حکومت اس نوع کے عدم اعتماد اور صورت حال کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اس لئے حکومت یہ چاہتی ہے کہ تمام سرکاری محکموں کے سربراہ اپنے ماتحت گزیٹڈ افسروں پر زور ڈالیں کہ تاکہ وہ اپنی ذاتی زندگی پر غیر معمولی روپیہ صرف کرنے سے باز رہیں۔ اور اپنے ماتحتوں کے لئے اس قسم کی ترغیب کا موجب نہ بنیں۔ ان دنوں یہ احتساب اس لئے بھی لازم ہے کہ مملکت تمام تر قومی وسائل کو ہمہ جہتی ترقی کے لئے بروئے عمل لا رہی ہے۔ اور وہ چاہتی ہے کہ اقتصادی زندگی کے سرچشمے قومی منصوبوں کی تکمیل میں معاون ثابت ہوں"۔

کالجوں میں زیادہ طلباء

امریکی کالجوں میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد ۱۹۵۸ء میں اور بڑھ گئی۔ داخلہ میں اضافہ کا یہ لگاتار ساتواں سال تھا۔ موسم سرما میں داخل ہونے والے کل وقتی اور جزو وقتی طلبہ کے داخلوں سے مجموعی تعداد ۳۲۵۸۵۵۶ ہو گئی ہے جو ایک نیا ریکارڈ ہے اس سے پیشتر کے موسم سرما میں جتنے طلبہ کا داخلہ ہوا تھا یہ تعداد اس سے ۶،۲ فیصدی زیادہ ہے۔

سائنس کی خدمت

کولمبس میں اوہایو کے اصلاح جرائم کے ادارہ کے ۱۰ افراد نے سرطان کے علاج کے ایک تجربے کے لئے اپنے آپ کو معمول کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ انہیں سرطان کے "مردہ" خلیات کے انجکشن لگائے جائیں گے تاکہ جسم کے دفاعی نظام کی رفتار تیز کی جا سکے اس کے تین ماہ بعد انہیں سرطان کے زندہ خلیات کا انجکشن دیا جائے گا۔ اور یہ دیکھنے کے لئے ان کی جانچ پڑتال کی جائے گی کہ آیا سابقہ انجکشن کی وجہ سے وہ اس مرض سے قطعی طور پر محفوظ ہو گئے تھے یا نہیں۔

متروکہ عمارتوں کی الاٹمنٹ صرف ڈویژنل کمیٹیاں کریں گے

نئی الاٹمنٹوں کے مستحق صرف دعویدار مہاجر سپرداری کی بنیاد پر ہوں گے

لاہور ۲۰ مارچ۔ محکمہ بحالیات و آبادکاری نے متروکہ مکانوں اور دکانوں کی الاٹمنٹ سے متعلق پالیسی میں تبدیلی کر دی ہے۔ اب متروکہ مکانوں اور دکانوں کی الاٹمنٹ ڈویژنل الاٹمنٹ کمیٹیاں کریں گی۔ یہ الاٹمنٹیں دعویدار مہاجروں کو سپرداری کی بنیاد پر کی جائیں گی

یہ کمیٹیاں ڈویژنل کمشنر بحالیات و آبادکاری) ریجن کے ایڈیشنل کمشنر بحالیات و آبادکاری پر مشتمل ہوں گی۔ کراچی اور لاہور میں الاٹمنٹ کمیٹیوں کے اجلاسوں کی صدارت چیف کمشنر بحالیات و آبادکاری اور کمشنر بحالیات مغربی پاکستان کریں گے۔

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کوئی ماتحت افسر متروکہ جائداد کی الاٹمنٹ نہیں کرے گا۔ الاٹمنٹ کمیٹیاں جو الاٹمنٹیں کریں گی وہ خالص سپرداری کی بنیادوں پر ہوں گی۔ سرکاری محکموں کو دفاتر بنانے یا رہائش کے مقصد کے لئے بھی الاٹمنٹیں کی جاسکتی ہیں۔ بشرطیکہ متعلقہ ڈویژنل کمشنر یہ تصدیق کر دے کہ یہ الاٹمنٹیں ضروری ہیں۔

یہ الاٹمنٹیں بھی انہی قواعد وضوابط کے تحت کی جائیں گی۔ جن کا اطلاق غیر سرکاری الاٹیوں پر ہوتا ہے۔ الاٹمنٹ سے متعلق درخواستوں کا مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت فیصلہ کیا جائیگا

۱۔ الاٹمنٹ صرف اس دعویدار مہاجر کے نام کی جائے گی جس نے شہری جائداد کا کلیم دیا ہو۔

۲۔ جس درخواست دہندہ نے پہلے درخواست دی ہوگی اسے ترجیح دی جائے گی بشرطیکہ وہ دعویدار مہاجر ہو۔

۳۔ الاٹمنٹ کرتے وقت ایسے شخص کو جس کا اپنے کاروبار وغیرہ کی بنا پر اس شہر میں رہنا ضروری ہو اس شخص پر ترجیح دی جائے گی۔ جس کی رہائش اس شہر میں ضروری نہ ہو۔

۴۔ دعویدار بے خانماں شخص ہو اور شہر میں اس کی موجودگی کاروبار کی وجہ سے ضروری ہو۔ اور اس نے کسی خاص جائداد کی الاٹمنٹ کے لئے کوشش کی ہو۔ اور اس نے حکام بحالیات کو جن متروکہ املاک کے لئے درخواست دی ہو۔ اس کے ناجائز قبضے وغیرہ کے بارے میں کارآمد اطلاع بہم پہنچائی ہو۔

الاٹمنٹ مندرجہ ذیل شرائط کے تحت ہوگی

۱۔ الاٹی کو الاٹمنٹ کی وجہ سے اس عمارت پر کسی قسم کا استحقاق حاصل نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ قانون بے خانماں اشخاص (معاوضہ و آبادکاری) مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۲ (۶) یا دفعہ ۳۰ کے تحت کسی قسم کے فائدے کا مستحق سمجھا جائے گا۔ جب قانون معاوضہ کے تحت عمارت کو فروخت کرنے یا کسی دوسرے مقصد کے لئے اسے خالی کرنے کو کہا جائے تو وہ اسے فوراً خالی کر دے گا (۳) الاٹی عمارت پر خود قابض رہے گا اور دوستوں یا رشتہ داروں کو جزوی یا کل طور پر قبضے کے اختیارات میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دے گا (۴) عمارت پر الاٹی کا قبضہ نگران کی حیثیت سے ہوگا۔ (۵) اگر قبضے کے دوران میں الاٹی عمداً یا سہواً عمارت کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا تو اسے اس کی پوری تلافی کرنا ہوگی (۶) الاٹی عمارت کا قبضہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کرے گا اور نہ مجاز حاکم کی اجازت کے بغیر کوئی نئی تعمیر کرے گا (۷) الاٹی عمارت کا پورا کرایہ باقاعدگی سے ادا کرے گا۔ اور وہ واجبات بھی باقاعدگی سے ادا کرے گا۔ جنہیں مجاز حاکم تشخیص کریں گے (۸) مذکورہ بالا شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرنے پر یہ الاٹمنٹ قانون پاکستان (نظم و نسق متروکہ املاک) مجریہ ۱۹۵۷ کی دفعہ ۱۸ (۶) اور قانون بے خانماں اشخاص (معاوضہ و آبادکاری) مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۲۹ (جس کی ترمیم آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۹ کی رو سے کی گئی ہے) کے تحت منسوخ کر دی جائے گی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر جھنگ

درخواست فک الرہن واقع موضع اٹھیار جوئیہ تحصیل شورکوٹ۔

قادر بخش۔ خان محمد۔ عنایت پسران سلطان قوم جوئیہ سکنہ اٹھیار جوئیہ تحصیل شورکوٹ بنام مسماۃ بخت بائی بیوہ تلوکہ قوم گنڈا غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۳ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۶ کنال ۱۹ مرلہ موضع اٹھیار جوئیہ تحصیل شورکوٹ۔

بمقدمہ مندرجہ بالا بخت بائی فریق دوم غیر مسلم ہے جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلی گئی ہے جس پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۸/۳/۵۹ بوقت ۸ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۲/۳/۵۹ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) سپیشل کلکٹر جھنگ

تبدیلی نام

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ پہلے خاکسار عطاء اللہ کے نام سے موسوم تھا اب خاکسار نے اپنا نام بدل کر عطاء اللہ کلیم رکھ لیا ہے۔ براہِ کرم آئندہ مجھے اس تبدیل شدہ پورے نام سے یاد کیا جائے۔ والسلام

(خاکسار عطاء اللہ کلیم (ولد میاں سراج دین صاحب) وکالت تبشیر ربوہ)